Taken From Tohed.com - Urdu Islamic Website

تحریر : قاری اسامہ بن عبدالسلام حفظہ اللہ

سیدنا رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ایک مجلس کی تین طلاق ایک شمار ہوتی ہے۔ اس روایت کے بارے میں محدثین و علماً کرام آراء پیش خدمت ہے۔

اس روایت کو امام احمد بن حنبل نے مسند احمد حدیث رقم ۲۳۸۷، امام ابو یعلی نے مسند ابو یعلی میں حدیث رقم ٤٢٩٥، دوسرا نسخہ ۰۰۵۲، امام بہقی نے سنن الکبری حدیث رقم ١٤٩٨٧، اور امام ابو نعیم اصبہانی نے معرفہ الصحابہ ال ابی نعیم حدیث رقم ۲۸۰۳ میں داوٗد بن حصین عن عکرمہ کی سند سے روایت کیا ہے اس روایت کے بارے میں فضیلتہ الشیخ موالنا بشر احمد ربانی حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس سند کو بڑے بڑے جلیل القدر آئمہ محدثین کرام نے صحیح قرار دیا ہے جیسے امام احمد بن حنبل (مجموعہ الفتاوی ج د۲ ص ٦٧) اعالم الموقعین جلد ۲ ص ۲۱۷)، امام ابو یعلی (فتح الباری ج د۲ ص ۳٦۲) امام ابن کثیر (تحفہ االحوذی جلد ۲ ص ۱۹٦)، امام یزید بن ہارون (عون العبود ج د۲ ص ۲۳۹)، امام ابن تیمیہ (مجموعہ الفتاوی ج د۲) محدث العصر علامہ ناصر الدین البانی (ارواء الغلیل ج د۷، ص ١٤٥)

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں یہ حدیث اس مسئلہ میں نص ہے جو کسی قسم کی تاویل قبول نہیں کرتی، (فتح الباری ج ۹ ص ۳۶۲)

شیخ احمد شاکر فرماتے ہیں اسناد صحیح (تخریج مسند احمد ج ۴ ص ۱۲۳)

قاضی شوکانی فرماتے ہیں اس حدیث کو امام احمد اور ابو یعلی نے نکالا ہے اور ابو یعلی نے اس صحیح قرار دیا ہے اور یہ حدیث محل نزاع میں نص ہے (نیل الاوطار، نیز دیکھیں ترمذی حدیث رقم ۱۱۴۳، مقدمہ ایک مجلس کی تین طلاق اور ان کا شرعی حل ص ۱۳ تا ۱۴)

تبصرہ

امام احمد بن حنبل کا قول مجموعہ الفتاوی و اعالم الموقعین میں بے سند ہے۔

امام ابو یعلی کا قول فتح الباری میں بے سند ہے۔

امام ابن کثیر کا قول تحفہ الاحوذی میں بے سند ہے۔

امام یزید بن ہارون کا قول عون العبود میں بے سند ہے۔

اور بے سند بات (کسی کی بھی) حجت نہیں ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے خود تسلیم کیا کہ داؤد بن حصین عن عکرمہ ثقہ نہیں

حافظ ابن حجر عسقلانی نے خود تسلیم کیا کہ داؤد بن حصین عن عکرمہ ثقہ نہیں ہیں (تقریب التہذیب ب ۵۱۷۸) اور رکانہؓ والی روایت کو ضعیف کہا ہے

(دیکھیے تلخیص الحبیر جلد۳ ص۲۱۳ رقم ۱۶۰۳)

جامع ترمذی حدیث رقم ۱۱۷۳ میں بے شک امام ترمذی نے کہا ہے اس حدیث کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس میں اس حدیث کے متن کا علم نہیں ہے ہو سکتا ہے اس میں داؤد بن حصین کے حافظے میں کوئی غلطی ہوتی ہو

(جامع ترمذی تحت الحدیث ۱۱۴۳)

ان کے مقابل بہت سے جلیل القدر آئمہ محدثین و علماء کرام نے داؤد بن حصین عن عکرمہ کی روایت کو ضعیف و منکر کہا ہے۔

مثلاً ۱۔۔۔، امام سفیان بن عیینہ (متوفی ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں کہ ہم اس (داؤد بن حصین) کی روایت سے گریز کرتے ہیں

(الجرح التعدیل جلد۳ ص ۴۰۹ رقم ۱۸۷۴ و سندہ صحیح)

۲۔۔۔، امام علی بن المدینی (متوفی ۲۳۴ھ) نے فرمایا کہ داؤد بن حصین عن عکرمہ کی روایت منکر ہے

(الجرح والتعدیل جلد۳ ص ۴۰۹ رقم ۱۸۷۵)

امام علی بن المدینی مزید فرماتے ہیں مجھے داؤد بن حصین عن عکرمہ کی روایت سے زیادہ مرسل شعبی و سعید بن مسیب کی روایتوں سے محبت ہے

(الضعفا الکبیر للعقیلی ج۱د۲ ص۳۵ ترجمہ ٤٥٩ بحوالہ مکتبہ الشاملہ۔)

ب ر۳۔۔۔، امام یحیی بن معین (متوفی ۲۳۳ھ) نے فرمایا امام مالک نے داؤد بن حصین کی روایت کو ترک کر دیا

(تاریخ ابن معین ج۱د۳ ص ١٩٤ ترجمہ روایہ الروری و الجرح والتعدیل جلد ۳ ص ٤٠٩ رقم ١٨٧٤)

ب ر٤۔۔۔، امام ابو حاتم الرازی (متوفی ۲۷۷ھ) نے ایسے ہی کہا ہے

(الجرح والتعدیل جلد ۳ ص ٤٠٩)

امام ابو حاتم الرازی داؤد بن حصین عن عکرمہ کی روایت کو منکر شمار کرتے تھے

(العلل الحدیث ج۱د۲ ٢٦٠ رقم ٢٢٧٤ دوسرا نسخہ ج۱د٥ ص ١٥ رقم ٢٢٧٤)

پھر ۵۔۔۔، امام احمد بن حنبل نے اس روایت کے بارے میں فرمایا یہ روایت ثابت نہیں ہے اور رافضی شیعہ تین طلاقوں کو ایک سمجھتے ہیں

(سوالات امام احمد بن حنبل روایہ ابو داؤد ص ۱۷۰ دوسرا نسخہ ص ۲۳٦)

پھر ٦۔۔۔، امام بخاری نے بھی رکانہؓ والی روایت کو ضعیف کہا ہے

(العلل الکبیر ص۱۷۱ رقم ۲۹۸، الشاملہ العلل الکبیر جلد۱ ص ٦۱ بحوالہ مسند احمد جلد٤ ص۲٦۱ حاشیہ)

پھر ۷۔۔۔، حافظ منذری نے بھی امام بخاری کی یہی بات نقل کی ہے اور کوئی تردید نہیں کی

(مختصرسنن ابو داؤد جلد۳ ص ۱۳٤ بحوالہ مسند احمد جلد٤ ص ۲۱۸ حاشیہ)

پھر ۸۔۔۔، امام ابوداؤد نے بھی داؤد بن حصین عن عکرمہ کی روایت کو منکر کہا ہے

(میزان الاعتدال جلد۳ ص ٥ رقم ۲٦۰۰ دوسرا نسخہ جلد۲ ص ۲٥٤ رقم ۲٦۰٦ تہذیب التہذیب جلد۳ ص ۱٥۷ تہذیب

الکمال جلد۸ ص ۳۸۱ وغیرہ)

بعض علماء نے یہ اعتراض کیا ہے کہ امام ابوداؤد کے قول کی سند پیش کی جائے ؟

اس قول کی سند کیلئے دیکھیے سوالات امام احمد بن حنبل ص ۱۷۰ دوسرا نسخہ ص ۲۳۶ جب امام ابوداؤد نے امام احمد بن حنبل سے رکانہ والی روایت کے بارے میں پوچھا تو امام احمد بن حنبل نے اس روایت کو ضعیف کہا اور امام ابوداؤد نے امام احمد بن حنبل کی کوئی تردید نہیں کی (والحمداللہ) اور اصول ہے کہ محدثین ہی حدیث کے بارے میں صحیح فہم رکھتے ہیں۔

۹۔۔۔، امام خطابی نے رکانہؓ والی روایت کو ضعیف کہا ہے (معالم السنن ج۳ ص ۲۳۶) امام خطابی نے مزید کہا کہ امام احمد بن حنبل نے اس طرح کی ساری احادیث کو ضعیف کہا ہے

(دیکھیے معالم السنن ۲۳۶)

۱۰۔۔۔، ابن قدامہ نے بھی ایسے ہی کہا ہے اور کوئی تردید نہیں کی

(المغنی جلد۱۰ ص ۳۶۶)

۱۱۔۔۔، امام بیہقی نے کہا اس سند کے ساتھ یہ روایت حجت نہیں

ہے کیونکہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی آٹھ روایتیں اور انکا فتوی اس روایت کے خلاف ہے اور رکانہ رضی اللہ تعالی عنہ کی اوالد کی روایت میں ایک طلاق کا ذکر آیا ہے

(سنن الکبری للبہیقی جلد ۷ ص۳۳۹ رقم ١٤٧٦٤ دوسرا نسخہ جلد۷ ص ۵۵۵ رقم ١٤٩٨٧)

پ۱۲ر۔۔۔، حافظ ذھبی بھی داوٗد بن حصین عن عکرمہ کی روایت کو مناکیر میں شمار کرتے ہیں

(میزان الاعتدال جلد۳ ص ۵ ترجمہ ٢٦٠٠)

پ۱۳ر۔۔۔، حافظ ابن حجر عسقلانی بھی داوٗد بن حصین عن عکرمہ کو ثقہ نہیں سمجھتے (تقریب التہذیب ۱۵۱۷۸ اور تلخیص الجبیر میں اس روایت کو محلول کہا ہے

(دیکھیے جلد۳ ص۲۱۳ رقم ١٦٠٣)

پ۱۴ر۔۔۔، محدث جوزجانی فرماتے ہیں محدثین اس (داوٗد بن حصین) کی روایت کو قابل تعریف نہیں سمجھتے

(تہذیب التہذیب جلد۳ ص۱۸۱)

۱۵۔۔۔، شیخ اَرناط اور انکے ساتھیوں نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے

(مسند احمد جلد٤ ص ٢١٦ حاشیہ)

۱۶۔۔۔، استاد محترم محدث العصر حافظ محمد زبیر علی ذئی رحمہ اللہ تعالی نے بھی داوٗد بن حصین عن عکرمہ کی روایت کو ضعیف قرار دیا

(دیکھیے انوار الصحیفہ فی االحادیث الضعیفہ من السنن االربعہ ص ٥٨ طبع اول ١٤٢٣ھ ہ المکتبہ االسالمیہ)

۱۷۔۔۔، استاد محترم محدث العصر حافظ محمد زبیر علی ذئی رحمہ اللہ تعالی کے شاگرد حافظ ندیم ظہیر حفظہ اللہ نے بھی داوٗد بن حصین عن عکرمہ کی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے

(دیکھیے سنن ابن ماجہ تخریج حافظ ندیم ظہیر جلد٢ ص ٥٢١ حدیث رقم ٢٠٠٩)

۱۸۔۔۔، شیخ مقبل بن ھادی نے بھی داوٗد بن حصین عن عکرمہ کی روایت کو منکر کہا ہے

(نشر الصحیفہ ص ٢٤٦ او أحادیث معلة ظاھرھا الصحة جلد١ ص ٢٠٨ بحوالہ مکتبہ الشاملہ)

جلد۱ ص ۲۰۸ بحوالہ مکتبہ الشاملہ)

اور شیخ مقبل بن ھادی ان احادیث جن میں علت پائی جاتی ہو ان کے بارے میں اپنا بہترین موقف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں (ألن أعرف علة حديث هو عندي أحب إلى من أن أكتب عشرين حديثا ليس عندي) اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے پاس جو حدیث ہے اس میں علت ہے تو میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اسے نہ لکھوں اور ایسی بیس ۲۰ حادیث کو لکھ لوں جو میرے پاس موجود نہ ہوں

(قواعد العلل و قرائن الترجيح جلد ۱ ص ۱۳)

طلاق ثلاثہ پر شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کا علمی و تحقیقی مقالہ پڑھنے کے لیئے یہاں کلک کریں